البہی الخولی

اِسلام اور ضبطِ تولید

موت اور پیدائش کے اعداد و شمار کے مطابق پاکستان کی آبادی میں دس لاکھ سالانہ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ آبادی کے اس تیز رفتار اضافے کے مطابق ہی اگر وسائل زندگی میں بھی ترقی ہوتی تو کوئی فکر کی بات نہ تھی۔ لیکن صورتِ حال برعکس ہے۔ پاکستان یقیناً اس پوزیشن میں نہیں کہ تین ہزار یومیہ "نووارد مہمانوں" کی کفالت کا انتظام کر سکے۔ دنیا کے تمام ممالک اپنی بڑھتی ہوئی آبادی کے مسئلے پر غور و خوض کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ اہلِ پاکستان کے لئے ہم یہاں دو عربی فتووں کا ترجمہ درج کرتے ہیں۔ ایک تو البہی خولی کا ہے جو مصر کی مشہور دینی جماعت اخوان مسلمون کے رکن ہیں اور دوسرا خالد محمد خالد کا ہے جو مصر کے ایک ممتاز صاحبِ قلم عالم ہیں۔

اس مسئلے میں کوئی اختلاف نہیں کہ اسلام عام حالات میں افزائش نسل کی دعوت دیتا ہے لیکن بعض حالات میں وہ افراد کو اس کی بھی اجازت دیتا ہے کہ وہ مانع حمل ذرائع کو اختیار کریں۔ چنانچہ متفق علیہ حدیث میں ہے۔ کہ جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ:

کنا نعزل علی عهد النبی صلی اللہ علیه وسلم والقران ینزل۔

ہم لوگ عہدِ رسالت میں "عزل" کرتے تھے اور قرآن نازل ہو رہا تھا۔ (یعنی پھر بھی قرآن میں کوئی ممانعت نازل نہیں ہوئی)

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ:

کنا نعزل علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فبلغه ذلك فلم ینهنا۔

ہم لوگ عہدِ نبوّت میں عزل کیا کرتے تھے۔ حضورؐ کو اس کی اطلاع پہنچی مگر حضورؐ نے ہم لوگوں کو اس سے منع نہیں فرمایا

(عزل کے یہ معنی ہیں کہ مرد اپنے مادّے کو رحم کے اندر نہیں بلکہ اس سے باہر خارج کر دے۔

یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور اس بات کی دلیل ہیں کہ عزل سے صحابہؓ واقف تھے اور وہ اس پر عامل بھی تھے اور حضور کو بھی اس کا علم تھا جس پر حضور خاموش رہے۔

اب علم انسانی نے کئی ایسے مانع حمل ذرائع ایجاد کر لئے ہیں مثلاً جرثومۂ حیات کو مار دینا یا مقامِ حمل تک اسے پہنچنے سے روک دینا۔ اس قسم کے وسائل کو اختیار کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ کیونکہ یہ وسائل بعض اوقات مرد و زن کے لئے عزل کی بہ نسبت کمتر تکلیف دہ ہوتے ہیں۔

جو اسباب ضبطِ ولادت کو ضروری قرار دیتے ہیں ان میں ایک تو یہ ہے کہ حمل عورت کی صحت کے لئے مضر ہو۔ دوسرے یہ کہ بعض وقت عورت کی زندگی حمل سے خطرے میں پڑ جاتی ہے۔ ارشاد باری ہے کہ:

ولا تقتلوا انفسکم ان اللّٰہ کان بکم رحیما۔

اپنی جانوں کو ہلاک نہ کرو۔ اللہ تم پر مہربان ہے۔

اور جس سبب سے ضبطِ ولادت جائز قرار پاتا ہے وہ یہ ہے کہ بعض اوقات عورت پر ایسے کاموں کی ذمے داری ہوتی ہے جن سے عہدہ برآ ہونا حمل کے ساتھ ممکن نہیں ہوتا۔ یا کام اور حمل دونوں کو سنبھالنا بڑی مشقت چاہتا ہے۔ اس طرح کے حالات کے باعث مرد کی یہ قدرتی خواہش ہوگی کہ اپنی گردن سے معیشت کا بوجھ ہلکا کرے اور قلتِ نسل کی تدبیر کرے۔ احمد اور مسلم اسامہ بن زیدؓ سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ:

ان رجلا جاء الی النبی صلے اللّٰہ علیہ وسلم فقال انی اعزل عن امرأتی، فقال لہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لم تفعل ذلک؟ فقال الرجل اشفق علی ولدھا۔ او اولادھا ـــ فقال علیہ السلام لوکان ضارًا ضرّ فارس والروم۔

ایک شخص نے حضورؐ کے پاس آکر عرض کیا کہ: میں اپنی عورت سے عزل کرتا ہوں۔ حضور نے پوچھا کہ: ایسا کیوں کرتے ہو؟ عرض کیا کہ: مجھے خطرہ ہے کہ اس کی اولاد کو نقصان ہوگا حضور نے فرمایا کہ: اگر یہ مضر ہوتا تو فارس و روم کو بھی نقصان پہنچتا۔

اب آپ دیکھئے کہ حضورؐ نے اس شخص کی بات سنی مگر اس کے اس فعل کی ممانعت نہ فرمائی۔ بلکہ یہ سوال کیا کہ تم ایسا کیوں کرتے ہو؟ اس نے جو جواب دیا اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ وہ اولاد سے بچنے کے لئے ایسا کرتا تھا اور حضورؐ نے اس میں کوئی مضائقہ نہ سمجھا۔ اس روایت سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مرد کی ضروریاتِ زندگی کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے ضبطِ ولادت جائز ہے۔ اس روایت کی شرح کرتے ہوئے امام شوکانی نیل الاوطار میں فرماتے ہیں کہ:

ومن الامور التی تحمل علی العزل الفرار من کثرۃ العیال۔

کثرتِ اولاد سے بچنا بھی عزل کا ایک سبب ہوتا ہے۔

یہاں ایک دلچسپ بحث یہ ہے کہ اسلام عزل یا ضبطِ ولادت میں عورت کی رائے کو بھی دخیل مانتا ہے یا نہیں۔ اکثروں کی رائے یہ ہے کہ آزاد عورت کی اجازت کے بغیر مرد عزل نہ کرے۔ اور شافعیہ یہ کہتے ہیں کہ اس کی اجازت کے بغیر بھی عزل کیا جا سکتا ہے۔ دراصل اس مسئلے میں موقعے مصلحت کا لحاظ کرنا چاہئے۔

اس کے بعد ہم خالد محمد خالد کے ایک رسالے" من هنا نبدأ" (ہم یہاں سے شروع کرتے ہیں) کی آٹھویں طباعت کے صفحہ ۱۲۳ تا صفحہ ۱۲۸ کی عبارت کا ترجمہ درج کرتے ہیں:

اس حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ اگر افزائشِ نسل معیشت کے تناسب سے بہت زیادہ ہو جائے تو یہ قطعاً کوئی قابلِ تعریف بات نہیں۔

اس مشکل مسئلے میں بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ہماری سوسائٹی کو اس کا اندازہ نہیں اور وہ بالکل نہیں سمجھتی کہ وہ ایک ایسے حادثے سے دوچار ہے جو اس کی ترقی و فلاح کو دھکا دے رہا ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ بے پناہ افزائشِ نسل اصل میں دین، تقدیر اور توکل کا غلط مفہوم سمجھنے کی وجہ سے ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہم اس پرابلم کے متعلق دینی زاویۂ نظر واضح کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ ہمارا کہنا ہے کہ اسلام معاشرے اور فرد کے مصالح کے لئے برتھ کنٹرول کو جائز قرار دیتا ہے اور باوجود فاقہ مستی اور تنگ حالی کے اس میں زیادتی کرنے کو اسلام ناقابلِ برداشت قسم کی "بلا" تصور کرتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ حضور یہ دُعا بکثرت کیا کرتے تھے کہ:

اللهم انی اعوذ بک من جهد البلاء۔

اے اللہ میں بلا جھیلنے سے تیری پناہ لیتا ہوں

حضورؐ سے دریافت کیا گیا کہ: یا رسول اللہ یہ "جهد البلا" کیا چیز ہے؟ تو فرمایا کہ: قلّت مال اور کثرت عیال۔

نیز عزل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا کہ:

لا علیکم الا تعزلوا

اگر تم عزل نہ کرو (یا کرو) تو کوئی گناہ نہیں۔

عزل اس وقت ضبطِ ولادت کا واحد ذریعہ تھا اور حضورؐ نے اسے بلا قید و شرط جائز رکھا۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت عمرؓ کے پاس حضرت علیؓ و زبیرؓ و سعیدؓ اور کچھ دوسرے صحابہ بیٹھے تھے کہ عزل کا ذکر چھڑ گیا تو حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔

پس جب اسلام عزل کو جائز قرار دیتا ہے تو قیاساً ہر جدید طریقے کو بھی جائز ہونا چاہئے کیونکہ عزل کا مطلب صرف یہ ہے کہ جس ظرف میں جرثومۂ حیات جا کر نمو پذیر ہوتا اور بعد میں انسان بنتا ہے اس میں جانے سے روک دیا جائے۔

بعض سطحی اور عامیانہ طبائع میں یہ شک گردش کرتا رہتا ہے کہ ضبطِ ولادت اور اللہ پر ایمان و اعتماد ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ ہم ان کی توجہ اس طرف مبذول کرنا چاہتے ہیں کہ اگر ہم ایک طرف یہ ایمان رکھیں کہ اللہ تع

جس کو وجود میں لانا چاہے اسے وجود میں لے ہی آتا ہے اور دوسری طرف ضبطِ ولادت کی بھی تلقین کریں تو ان دونو باتوں میں کوئی تناقض نہیں، ہم وبائے عام کے وقت یہ یقین رکھتے ہیں کہ جس کی قسمت میں اللہ نے موت لکھدی ہے وہ تو مر کے رہے گا اور جس کے لئے زندگی مقدر ہے وہ زندہ ہی رہے گا۔ لیکن اس ایمان کے باوجود ہم وبا کو دور کرنے میں اپنا زور لگا دیتے ہیں۔

اولاد اسی وقت والدین کے لئے نعمت، جنّت اور گراں بہا متاع ہے اور اسی وقت وطن کے لئے دولت ہے جب زمانے کے تقاضوں سے ہم آہنگ ہوں اور اپنے گھرانے اور معاشرے کی طاقت سے باہر نہ ہو جائے بلکہ یہ ہو کہ جب وہ بیمار ہو تو اس کا علاج ہو اور جب اسے طلب کیا جائے تو آموجود ہو۔ زندگی کی ضروریات پوری ہوں بلکہ کچھ سرپلس (ضروریات سے فاضل) بھی ہو۔ اور اگر سیلِ رواں کی طرح بہتے چلے جائیں تو وہ اپنے آپ کے لئے بھی لعنت ہوتے ہیں اور اپنے خاندان کے لئے بھی اور اپنے وطن کے لئے بھی۔ ہمیں اپنی فلاح کے لئے یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اگر نسل کو اعلیٰ بنانا ایک ضروری قدر ہے تو اسی طرح اس مقصد کے لئے برتھ کنٹرول بھی ایسی ہی ضروری قدر ہے۔

ہاں نسلی حد بندی کے لئے تنظیم بھی ضروری ہے۔ حد بندی کا تعلق کمیت سے ہے اور تنظیم کا کیفیت سے اور یہ دونوں ہی معاشرے کی سلامتی کے لئے ضروری ہیں۔ (مترجمہ محمد جعفر)

مطبوعاتِ مجلسِ ترقیِ ادب

غیب و شہود	مصنفہ سید نذیر نیازی	۳ — ۴ — ۰
تعارف جدید سیاسی نظریہ	مترجمہ عبدالمجید سالک و عبدالحئی	۱ — ۱۲ — ۰
حکمتِ قرآن	مترجمہ صوفی غلام مصطفےٰ تبسم	۱ — ۰ — ۰
دولتِ اقوام	مترجمہ شیخ عطاء اللہ و فخری	(زیرِ طبع)
فلسفۂ شریعت اسلام	مترجمہ ڈاکٹر شیخ عنایت اللہ	۵ — ۰ — ۰
نظام معاشرہ اور تعلیم	مترجمہ عبدالمجید سالک و عزیز	۴ — ۰ — ۰

ملنے کا پتہ

سیکرٹری بزمِ اقبال و مجلسِ ترقی ادب۔ نرسنگھ داس گارڈن۔ لاہور